سوال

کیا بغیر داڑھی والا شخص امامت کرواسکتا ہے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی داڑھی پوری رکھی ہوئی تھی اور آپ نے بہت سی احادیث میں داڑھی بڑھانے کا حکم بھی دیا ہے۔

داڑھی کو بڑھانے کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درج ذیل احادیث آتی ہیں:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انْهَكُوا الشَّوَارِبَ، وَأَعْفُوا اللِّحَى (صحیح البخاري، اللباس: 5893، صحیح مسلم، الطهارة: 259)

مونچھیں پست کراؤاور داڑھی خوب بڑھاؤ۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ: وَفِّرُوا اللِّحَى، وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ (صحیح البخاري، اللباس: 5892)

تم مشرکین کی مخالفت کرتے ہوئے داڑھی بڑھاؤاور مونچھیں کتراؤ۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ، وَأَوْفُوا اللِّحَى (صحیح مسلم، الطهارة: 259).

تم مشرکین کی مخالفت کرتے ہوئے مونچھیں کتراؤاور داڑھی مکمل چھوڑدو۔

دیگر بہت سی احادیث اسی معنی میں آتی ہیں جس میں داڑھی کو مکمل طور چھوڑدینے اور معاف کردینے کا حکم دیا گیا ہے، اس لیے ایک مسلمان پر داڑھی کو مکمل رکھنا واجب ہے، اور کسی بھی طرح سے کترانا جائز نہیں ہے۔

نماز میں امامت کا حق دار کون ہے؟

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وفي رواية فأكبرهم سِنًّا (صحیح مسلم،

المساجد ومواضع الصلاۃ: 673).

لوگوں کوامامت وہ کروائے گاجوان میں سے زیادہ قرآن کا حافظ ہوگا، اگر تمام لوگ قرآن مجید کے حفظ میں برابرہوں، توجورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو(اس کوامامت کی ذمے داری جائے گی)، اگروہ سنت رسول کے علم میں برابرہوں، توجس نے پہلے ہجرت کی ہو(اس کوامامت کی ذمے داری جائے گی)، اگروہ ہجرت میں بھی برابرہوں، توجس نے پہلے اسلام قبول کیا ہو(اس کوامامت کی ذمے داری جائے گی)، اورایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں: کہ جو عمر میں بڑا ہو۔

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کودیکھا کہ اس نے امامت کرواتے ہوئے قبلہ کی طرف تھوکا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے امامت سے روک دیا اورفرمایا:

إِنَّكَ آذَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ (سنن أبي داود، الصلاۃ: 481)(صحیح).

تونے اللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کوتکلیف پہنچائی ہے۔

مذکورہ بالااحادیث سے ہمیں آگاہی ملتی ہے کہ جوشخص قرآن کازیادہ حافظ ہو، اس کی آوازخوبصورت ہو، قواعد تجوید سے آگاہ ہو، سنت رسول اورخاص طورپرنمازکے مسائل کو تفصیل کے ساتھ جانتا ہو، متقی، پرہیزگارہو، وہ امامت کازیادہ حق دارہے۔

اس لیے مسجد میں مستقل امام اسی شخص کوبناناچاہیے جس نے پوری داڑھی رکھی ہولیکن اگرکسی وقت نمازباجماعت کےلیےکوئی باریش اورنمازکے مسائل سے آگاہی رکھنے والے شخص موجودنہ ہوتوبغیرداڑھی والابھی امامت کرواسکتا ہے۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد